بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اسلامی تہذیب و ثقافت کا ایک اہم اور یادگار دن ہے۔ اس دن کی عظمت تاریخ کے اس مہتم بالشان واقعے کی مرہون منت ہے جب ملت اسلامیہ کے بانی اول ہمارے روحانی باپ حضرت ابراهیم علیہ الصلاۃ و السلام نے قربانی کی ایک نادرالوجود فقیدالمثال روایت قائم کی تھی۔ اپنے رب کے ادنی اشارے پر اپنے اکلوتے لخت جگر کے گلے پر چھری پھیر دی۔ عید قربان کو ایک تہوار کی حیثیت سے منا کر ہم اسی واقعے کی یاد تازہ کرتے ہیں اور سال میں کم از کم ایک بار یہ سبق دھراتے ہیں کہ ایک مسلمان کا سب کچھ اس اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔ اس تقریب سعید کے دو رکن حج اور قربانی اپنی معنویت کے اعتبار سے دور رس اور عظیم الشان نتائج کے حامل ہیں اگر وہ اپنے جملہ تقاضوں کے ساتھ شعوری طور پر ادا کئے جائیں۔ دوسرے مصالح دینی اور فوائد دنیوی کے علاوہ حج اتحاد بین المسلمین کا مظہر اتم ہے۔ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع ہوتا ہے جس میں لوگ انی وجہت وجہی للذی فطرنی اور من استطاع الیہ سبیلا کی بنیاد پر منتخب ہو کر دور دراز گوشوں سے کشاں کشاں آتے ہیں نسبۃً محدود دائروں میں مسلم سوسائٹی کے اور بھی اجتماعات ہیں۔ مثلاً دن میں پانچ وقت کی نمازوں کا اجتماع، ہفتے میں ایک بار یوم الجمعہ کا اجتماع، اس سے بڑے پیمانے پر عیدین کا اجتماع۔ یہ سارے اجتماعات مسلم ثقافت کے نمایاں خدو خال ہیں اور نظام دین میں ان کے مقاصد متعین ہیں۔ ان میں سب سے

بڑا اجتماع یوم الحج کا اجتماع ہوتا ہے جس میں دنیا بھر کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ اجتماع تنظیم کا ذریعہ ہوتا ہے۔ افسوس کہ مسلمان اپنے ان اجتماعات کے حقیقی مفہوم سے بے خبر ہیں اور ان کی برکات سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہمارے ان اجتماعات میں تقدس کا رنگ تو موجود ہوتا ہے۔ ہم انھیں دینی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ مگر تنظیم اور اتحاد کا عنصر تقریباً مفقود ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ان اجتماعات کی اہمیت اور علت غائی سے کما حقہ واقف نہیں۔ اللہ تعالی نے ملت کی شیرازہ بندی اور فروغ اتحاد ویکانگت کے لئے اس قسم کے درجہ بدرجہ اجتماعات کو مشروع قرار دیا تھا۔ تاکہ یہ ملت ایک قوت کی حیثیت سے دنیا میں موجود رہ کر دنیا کی امامت و پیشوائی کا فریضہ انجام دیتی رہے۔ اللہ کی اس زمین پر توازن ہم آہنگی اور ہمواری کے نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے ان اجتماعات میں وہ حقیقی روح پیدا کریں جس کے بغیر وہ ''شکوہ ملک و دیں،، ہونے کے بجائے ''ہجوم مومنیں،، بن کر رہ گئے ہیں۔

ہماری اس سالانہ تقریب کا ایک اہم رکن قربانی ہے۔ قربانی اس کائنات کی سب سے بڑی صداقت ہے۔ راہ حق کے مسافر کو قدم قدم پر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک مسلمان کی تربیت شروع ہی سے اس نہج پر ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں وقت ضرورت اپنی جان مال عزت آبرو سب کچھ قربان کردے۔ اس کے بغیر تقرب الی اللہ کی منزل سے ہمکنار ہونا ممکن نہیں اور نہ ہی اس دنیوی زندگی میں کوئی عظیم مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ ایک مسلمان کو اس دنیا میں جو مشن تفویض کیا گیا ہے اس کی تکمیل میں قربانی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔